بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶،ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31؍ دسمبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ التوبۃ آیت 40 کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گذشتہ خطبے میں حضرت ابو بکرؓ کے غارِ ثور کے واقعے کا ذکر چل رہا تھا۔ اس واقعے کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے کہ اگر تم اس رسول کی مدد نہ بھی کرو تو اللہ پہلے بھی اس کی مدد کر چکا ہے جب اسے ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا وطن سے نکال دیا تھا اس حال میں کہ وہ دو میں سے ایک تھا۔ جب وہ دونوں غار میں تھے۔ وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس اللہ نے اس پر سکینت نازل کی اور اس کی ایسے لشکروں سے مدد کی جن کو تم نے کبھی نہیں دیکھا۔ اس نے ان لوگوں کی بات نیچی کر دکھائی جنہوں نے کفر کیا تھا اور بات اللہ ہی کی غالب ہوتی ہے اور اللہ کامل غلبے والا اور بہت حکمت والا ہے۔

جب کفارِ مکہ غار کے دہانے پر کھڑے باتیں کر رہے تھے تو حضرت ابو بکرؓ رسول اللہؐ کے پکڑے جانے کے خوف سے گھبرا گئے ایسے میں حضورؐ نے فرمایا کہ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ غم نہ کرو یقیناً ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ غارِ ثور کے پہاڑ کے پاس پہنچ کر سراغ رساں نے کہا کہ وہ لوگ یہاں سے آگے نہیں گئے۔ اس پر کسی نے غار کے اندر جھانکنے کی کوشش کی تو امیہ بن خلف نے تلخی اور بے پروائی سے کہا کہ یہ جالا اور درخت تو مَیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیدائش سے پہلے یہاں دیکھ رہا ہوں، تم لوگوں کا دماغ چل گیا ہے، وہ یہاں کہاں ہو سکتا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ قریشِ مکہ نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو زندہ یا مردہ پکڑ کر لانے پر ایک سو اونٹوں کے انعام کا اعلان کیا تھا، اس انعام کی طمع میں کئی لوگ مکّے کے چاروں طرف ادھر ادھر نکل گئے۔ جب رؤسائے قریش غار پر پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ غار کے منہ پر جو درخت تھا اس کی عین منہ کے سامنے کی شاخ پر ایک کبوتری نے گھونسلا بنا کر انڈے دے دیے تھے اور ایک مکڑی نے جالا بُن دیا تھا۔ بظاہر یہ

روایت کمزور ہے لیکن اگر ایسا ہوا بھی ہو تو تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ مکڑی بعض اوقات چند منٹ میں ایک وسیع جگہ پر جالا تن دیتی ہے اور کبوتری کو بھی گھونسلا تیار کرنے اور انڈے دینے میں کوئی دیر نہیں لگتی۔ اس لیے اگر خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کی حفاظت کے لیے ایسا تصرف فرمایا ہو تو ہرگز بعید نہیں ہے بلکہ اس وقت کے لحاظ سے ایسا ہونا بالکل قرین قیاس ہے۔ روایت آتی ہے کہ قریش اس قدر قریب پہنچ گئے تھے کہ ان کے پاؤں غار کے اندر سے نظر آتے تھے اور ان کی آواز سنائی دیتی تھی۔ کفار کو اتنے قریب پا کر حضرت ابو بکرؓ گھبرائے تو حضورؐ نے فرمایا کہ اے ابو بکر! تم ان دو شخصوں کے متعلق کیا گمان کرتے ہو جن کے ساتھ تیسرا اُن کا خدا ہے۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے رقّت بھری آواز میں کہا کہ یا رسول اللہؐ! اگر مَیں مارا جاؤں تو مَیں تو بس ایک اکیلی جان ہوں لیکن اگر خدانخواستہ آپؐ پر کوئی آنچ آئے تو پھر تو گویا ساری امّت کی امّت مٹ گئی۔

سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اس واقعے کا ایک پہلو یہ ہے کہ موسیٰ کے ساتھیوں نے گھبرا کر کہا کہ اے موسیٰ! ہم پکڑے گئے مگر محمدؐ کے توکّل نے آپؐ کے ساتھی پر بھی ایسا اثر ڈالا کہ اس کی زبان سے بھی یہ الفاظ نہ نکلے کہ ہم پکڑے گئے۔ اس نے کہا تو صرف یہ کہ دشمن اتنا قریب آ چکا ہے کہ اگر وہ ہمیں دیکھنا چاہے تو دیکھ سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ مصیبت کی اس گھڑی میں آنحضرتؐ کا یہ انتخاب ہی حضرت ابو بکرؓ کی صداقت اور اعلیٰ وفاداری کی زبردست دلیل ہے۔ اس وقت آپ کے پاس ستر اسی صحابہ موجود تھے جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے مگر ان سب میں سے آپ نے اپنی رفاقت کے لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہی انتخاب کیا۔ اس میں کیا سر ہے؟ بات یہ ہے کہ نبی خدا تعالیٰ کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور اس کا فہم اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے آتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کشف کے ذریعے اور الہام سے بتا دیا کہ اس کام کے لئے سب سے بہتر اور موزوں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہیں۔ ابو بکر اس ساعت عسر میں آپ کے ساتھ ہوئے۔ یہ وقت خطرناک آزمائش کا تھا۔ حضرت مسیح پر جب اس قسم کا وقت آیا تو ان کے شاگرد ان کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور ایک نے لعنت بھی کی۔ مگر صحابہ کرام میں سے ہر ایک نے پوری وفاداری کا نمونہ دکھایا... اس لفظ پر غور کرو کہ آنحضرتؐ حضرت ابو بکرؓ کو اپنے ساتھ ملاتے ہیں چنانچہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ مَعَنَا میں آپ دونوں شریک ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ تیرے اور میرے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک پلّے پر آنحضرتؐ کو اور دوسرے پر حضرت صدیق کو رکھا ہے۔

روایت میں آتا ہے کہ طے شدہ پروگرام کے مطابق حضرت ابو بکرؓ کے ہونہار صاحبزادے حضرت عبداللہ بن ابو بکر رات کو غارِ ثور آتے اور دن بھر کی خبریں دیتے، ہدایات لیتے اور علی الصبح اس طور مکّہ واپس

جاتے کہ جیسے رات مکّے میں ہی بسر کی ہو۔ عامر بن فہیرہ کی ذہانت یہ تھی کہ رات کو دودھ والی بکریوں کا دودھ دینے کے بعد بکریوں کو اس طرح واپس لاتے کہ حضرت عبد اللہ بن ابو بکر کے قدموں کے نشانوں کو مٹا دیتے۔

صحیح بخاری کی روایت کے مطابق عبد اللہ بن اریقط سے یہ وعدہ ٹھہرایا گیا تھا کہ وہ تین دن بعد صبح کے وقت اونٹ لے کر پہنچے گا چنانچہ تیسرے دن وہ اونٹنیاں لے کر غارِ ثور پر پہنچ گیا۔ آنحضرتؐ کی ایک اونٹنی کا نام قصوا ملتا ہے اس پر آپؐ سوار ہوئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے اپنی اونٹنی پر اپنے ساتھ عامر بن فہیرہ کو سوار کیا اور اریقط اپنے اونٹ پر سوار ہوا۔ حضرت ابو بکرؓ کے پاس گھر پر کُل سرمایہ پانچ یا چھ ہزار درہم تھا، آپؓ نے روانہ ہوتے وقت وہ سرمایہ اپنے ساتھ رکھ لیا تھا۔ آپؐ نے مکّے سے نکلتے ہوئے نہایت افسوس سے کہا کہ ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکالا ہے اب یہ ضرور ہلاک ہوں گے۔

جب مکّے سے تقریباً بیاسی مِیل کے فاصلے پر جحفہ مقام پر پہنچے تو آیتِ کریمہ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ نازل ہوئی یعنی وہ جس نے قرآن کو تجھ پر فرض کیا ہے تجھے ضرور ایک واپس آنے کی جگہ کی طرف واپس لے آئے گا۔

ساری رات یہ سفر جاری رہا یہاں تک کہ جب دوپہر کا وقت ہونے لگا تو ایک چٹان کے سائے میں قافلہ استراحت کے لئے رکا۔ حضرت ابو بکرؓ نے بستر کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آرام فرمانے کی درخواست کی چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے۔ پھر حضرت ابو بکرؓ باہر نکل گئے تا دیکھیں کہ تعاقب کرنے والوں میں سے کوئی آ تو نہیں رہا۔ اتنے میں دور سے بکریوں کا ایک چرواہا بھی سائے کی تلاش میں ادھر آ نکلا۔ حضرت ابو بکر نے اس سے کہا کیا تم ہمارے لئے کچھ دودھ دوہو گے۔ اس نے کہا ہاں۔ پھر اس کو کہا کہ پہلے تھن کو اچھی طرح صاف کرو۔ پھر اپنی نگرانی میں دودھ برتن میں ڈلوایا۔ اس میں پانی ڈالا تا کہ دودھ کی حدت کچھ کم ہو جائے اور دودھ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ اور آپ نے اتنا پیا کہ حضرت ابو بکر کہتے ہیں کہ میں خوش ہو گیا۔ اریقط جیسے ماہر راستہ شناس کی نگرانی میں ساحلی بستیوں کی جانب سے مدینے کی طرف یہ سفر شروع ہوا۔

انعام کے لالچ میں آنحضرت ﷺ کا تعاقب کرنے والوں میں ایک نام سراقہ بن مالک کا بھی تھا جو بعد میں مسلمان ہو گئے تھے انہوں نے خود اس واقعے کی تفاصیل بیان کی ہیں۔ ان کے مطابق بار بار اس تعاقب کے خلاف فال نکلنے کے باوجود وہ کوشش کرتے رہے۔ ان کی اونٹنی بُری طرح ٹھوکر کھا گئی، اس کے پاؤں ریت میں دھنس گئے۔ بالآخر انہیں یقین ہو گیا کہ یہ تعاقب درست نہ تھا۔ انہوں نے امان کی آواز لگائی اور حضورؐ کی

خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے یقین ہے کہ آپؐ ایک دن ضرور بادشاہ ہوں گے، مجھے کوئی عہد و پیمان لکھ دیں کہ اس روز مجھ سے عزت و احترام سے پیش آیا جائے۔ حضورؐ نے انہیں وہ تحریر لکھوا دی۔

یہ ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور نے نئے سال کے آغاز پر عالَم گیر جماعتِ احمدیہ کو دعاؤں، نوافل اور انفرادی و اجتماعی تہجد کی طرف توجہ دلائی۔ درود شریف، استغفار اور رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ہَدَیْتَنَا وَ ہَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً ۚ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَہَّابُ اور رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْۤ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ یہ دعائیں پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل تین مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

مکرم ملک فاروق احمد کھوکھر صاحب سابق امیر ضلع ملتان ،مکرم رحمت اللہ صاحب انڈونیشیا اور مکرم الحاج عبدالحمید ٹاک صاحب یاری پورہ کشمیر۔ حضور نے فرمایا یہ 24/دسمبر کو 94 برس کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ محمد اکرم ٹاک صاحب یاری پورہ کے بیٹے تھے جو اس علاقے کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ مرحوم بہت نیک نرم مزاج ملنسار ہر دلعزیز سنجیدہ مزاج خاموش طبع بزرگ تھے۔ لمبا عرصہ جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ صوبائی امیر جموں و کشمیر کے علاوہ ضلعی امیر اور ناظم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مقامی جماعت میں مقامی عہدوں پر خدمت بجا لاتے رہے۔ سالہا سال انجمن تحریک جدید بھارت کے آزادی ممبر اور رکن رہے۔ صوبائی امارت کے دوران 1987ء میں وادی کشمیر پانچ جماعتی سکولوں کا قیام بھی عمل میں آیا ان کے وقت میں۔ کئی مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کے لئے آپ نے بہت محنت کی۔ نوجوانوں کی علمی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور بڑھانے کے لئے کافی کوششیں کرتے تھے اور اس کام میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ یاری پورہ کے علاقے میں ان کی سماجی خدمات کی وجہ سے آپ کی بڑی عزت تھی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے ان سے۔ ان کی اگلی نسلوں کو بھی نیک اور صالح بنائے خدمت کی توفیق دیتا رہے۔ حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہُ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہُ وَنَشْھَدُ أَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ